

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج ۳۲ ۵ ماہ مان ۲۵ ۱۳۲۵ ۳۱ ربیع الاول ۶۵ ۱۳۵۵ ۵ مارچ ۱۹۲۶ ۵۲ نمبر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پنڈت لیکچرار صاحب کی موت کی پیشگوئی کے متعلق پوری واقعات حاصل کریں

”و واضح ہو کہ لیکچرار کی موت کے بارے میں پیشگوئی حق البقین تک پہنچ گئی ہے۔ اور جو شخص اس پیشگوئی کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ اسے چاہیے کہ اول میری کتاب آئینہ کمالات اسلام والا اشتہار پڑھے۔ اور پھر میری کتاب برکات دعا کی وہ عبارت غور سے پڑھے جس میں میں نے سید احمد خان کی طرف لکھا تھا۔ کہ آپ یقین رکھیں کہ میں نے لیکچرار کی موت کے لئے دعا کی تھی۔ پس تم یقیناً یاد رکھو کہ وہ میعاد گئے اندر مر جائیگا۔ پھر طالب حق کو چاہیے کہ اسکے بعد وہ آئینہ کمالات اسلام کے اشتہار میں میرا وہ نوٹ پڑھے جس میں نے آریوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ لیکچرار کی موت کی نسبت میری دعا قبول ہو چکی ہے۔ ایسے اگر تمہارا اندب سچا ہے۔ تو اپنے پریشر سے پراگھنا اور دعا کرو کہ وہ اس قطعی موت سے بچ جائے۔ اور ایسا ہی طالب حق کو چاہیے کہ برکات دعا کے اخیر میں میرے اس کشف کو پڑھے جس میں نے لکھا ہے۔ کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا۔ اوائسے اگر مجھے کہا کہ لیکچرار کہاں ہے۔ اور ایک شخص کا بھی نام لیا۔ کہ وہ کہاں ہے اور پھر چاہیے کہ طالب حق کرامات الصادقین میں وہ شعر پڑھے جس میں لکھا ہے کہ لیکچرار عید کے دن کے قریب ہلاک ہو گا اور پھر چاہیے کہ طالب حق آئینہ کمالات اسلام کا الہام پڑھے جس میں لیکچرار کی نسبت لکھا ہے عجل جسد له خوار له نصب عذاب یعنی لہ کسٹھ نصب عذاب تر ترجمہ گو سالہ بے جان ہے جس میں روحانیت کی جان نہیں صرف آوازی آواز ہے۔ پر وہ ساری کے گو سالہ کی طرح لکڑے پڑھے کیا جائیگا۔ یاد رہے کہ عبارت لہ نصب عذاب کی تصریح موافق تفہیم الہی ہے کہ لہ کسٹھ نصب عذاب

المستیح

قادیان مانان۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثاني علیہ السلام کے لئے حضرت امیر المومنین کے حلقہ آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے۔ کہ حضور کو جین کی تکلیف ہے۔ اجاب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
حضرت ام المومنین مظلہ العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
لاہور سے بذریعہ ڈاک حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق آج یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ کی طبیعت تدریجاً اچھی ہو رہی ہے۔ بے خوابی کی شکایت جلی جاتی ہے۔ البتہ کچھ حصہ رات نیند آجاتی ہے۔ اجاب دعا میں جاری رکھیں۔
خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب کو ابھی تک کسٹھ سے آفات نہیں ہوا۔ بلکہ تکلیف دور ہو رہی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اجاب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

الفض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء

پندرہ لیکچر امضا کے متعلق حضرت موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشکوئی

(از ایڈیٹر)

ایمان عالم کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جن عظیم الشان نشانیاں کا اظہار فرمایا ان میں سے ایک بہت بڑا نشان وہ ہے کہ ہر مہر کے خاتمہ پندرہ لیکچر امضا کا حادثہ بھی ہے۔ پندرہ صاحب مذکورہ لیکچر امضا کے ہر لیکچر میں اور ہر ایک لیکچر میں حضرت موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کے ساتھ "خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بزرگانوں کی سزا میں یعنی ان بے ایمانوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو منشاء کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے

اندر ہمیت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔" (اشتراک ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء) خور فرمایئے کتنی بڑی اور کسی واضح تہمتی ہے۔ جس میں نہ صرف آریوں کو بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا گیا۔ اور اس پیشگوئی کو اپنی خدا کے پرکھنے کی کسوٹی اور اپنے آپ کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا معیار ٹھہرایا گیا۔ آخر یہ پیشگوئی میعاد کے اندر اچھی تمام قبل از وقت بیان کردہ علامات کے ساتھ پوری ہو گئی۔ اور اس صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ کہ خود آریوں کو بھی اس کے پورے ہو جانے کا اعتراف کرنے کے بغیر چارہ نہ رہا۔ اور وہ اس طرح کہ پندرہ لیکچر امضا کے واقعہ قتل کے وقوع میں آجانے کے بعد آریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا۔ کہ آپ نے اپنی پیشگوئی پوری کرنے کے لئے سازش سے پندرہ جی کو قتل کیا دیا ہے۔ اس الزام کا وہ آج تک کوئی ثبوت نہیں پیش کر سکے۔ اور نہ قیامت تک کر سکیں گے۔ مگر اس طرح انہوں نے ظہور ثابت کر دیا۔ کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ورنہ انہیں سازش کا بے بنیاد اور جھوٹا الزام لگانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ وہ بڑی آسانی کے ساتھ کہہ سکتے تھے۔ کہ واقعات نے یہ پیشگوئی غلط ثابت کر دی ہے۔ لیکن اس کی بجائے انہوں نے سازش کا بے بنیاد الزام لگایا تو اسی لئے لگایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ پورا ہو گیا۔ آریوں نے یہ جھوٹا الزام لگایا تو اس لئے تھا۔ کہ لوگوں کی توجہ پیشگوئی کے پورے

ہونے سے ہٹا کر اس طرف لگا دیں۔ کہ اس حادثہ میں خدا تعالیٰ کی قدرت اور جبر کا کوئی دخل نہیں۔ یہ انسانی جبر و جسد کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسا مسکت اعلان منشاء کیا۔ کہ اس سے ایک طرف تو اس نشان کی نشان اور بھی دو بالا ہو گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ کا ہی منشا کا فرما تھا۔ اور دوسری طرف آریہ بالکل لا جواب ہو گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا:۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں۔ کہ جس سے میرا قصہ فیصلہ ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھائے جس کے الفاظ یہ ہوں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ میں اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے اہتوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منقولوں کا اس میں کچھ دخل مقصور ہو سکے۔ پس مانگ یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیے۔ اب اگر کوئی بہادر کلمہ والا آریہ ہے۔ جو اس طہ سے تمام دنیا کو شہادت سے چھڑا دے تو اس طریقہ کو اختیار کرے۔ یہ طریقہ نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے۔ مثلاً اس

طریق سے ہمارے مخالف مولویوں کو بھی نائدہ پہنچے۔ میں نے مجھے دل سے یہ لکھا ہے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ ایسی آواز نہ کرنے والا خود قادیان میں آئے۔ اس کا کارہ میرے ذمہ ہو گا۔ جانب کی تحریکات چھپ جائیں اگر خدا نے اس کو ایسے عذاب سے ہلاک نہ کیا۔ جس میں انسان کے اہتوں کی آمیزش نہ ہو۔ تو میں کاذب ٹھہروں گا۔ اور تمام دنیا گواہ ہے۔ کہ اس صورت میں اسی سزا کے لائق ٹھہروں گا۔ جو مجرم قتل کو دینی چاہئے جس اس جگہ سے دوسرے مقام پر نہیں جا سکتا۔ مقابلہ کرنے والے کو آپ آنا چاہئے۔ مگر مقابلہ کرنے والا ایسا ایک شخص ہو۔ جو دل کا بہت بہادر اور جوان اور مضبوط ہو۔ اب بعد اس کے سخت بے حیائی ہو گئی کہ کوئی میرے پر ایسے ناپاک شہادت کرے۔ میں نے طریق فیصلہ آگے رکھ دیا ہے۔ اگر میں اس کے بہادر گردا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت اور اگر کوئی اعتراف کرنے والا ہوتا ہوں سے باز نہ آئے اور اس طریق فیصلہ سے طالب تحقیق نہ ہو۔ تو اس پر لعنت ہے۔

یہ ایک ایسا طریق فیصلہ تھا۔ کہ اگر آریہ صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پندرہ لیکچر امضا کے قتل کی سازش کا الزام لگانے میں ذرا بھی صداقت پر نہ ہوتے۔ اور انہیں اپنی بات پر کچھ بھی یقین نہ ہوتا تو ضرور اسے منظور کر لیتے۔ اور اس طرح کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن آریوں میں سے دو تین کے سوا کسی نے اسے منظور نہ کیا۔ اور جنہوں نے منظور کیا انہوں نے بھی انوں جہانوں سے مثال دیا۔ لکھا اب کوئی ہے۔ جو اس کے لئے تیار ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور احمدی مجاہد امریکہ کلکتہ سے روانہ ہو گئے

کلکتہ ۲ مارچ ۱۹۳۵ء صاحبانہ مرزا ظفر احمد صاحب نے بذریعہ تاریخ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دی ہے۔ کہ آج مکرم خلیل احمد صاحب نامہ مجاہد امریکہ ہاں سے بذریعہ جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل انہوں نے حضور سے کامیابی کے لئے مودبانہ درخواست کی۔ احباب چھاعت جہاد موصوف کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور تبلیغ اسلام میں کامیاب ہونے کے متعلق دعا کرتے رہیں۔

حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام کا انجام

ویدک دھرم کے مقابلہ میں غلبہ اسلام کے جلالی اور جمالی نشانات

پنڈت لیکھرام نے کس طرح فیصلہ جانا فروری کے آریہ گروٹ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی زحمت اٹھائی گئی ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مبارک کرنے کے نتیجے میں واقع نہیں ہوئی چنانچہ لکھا ہے۔

”کون ہے جو کہہ سکتا ہے کہ پنڈت جی کی موت مرزا کے مقابلہ کے مطابق ہوئی۔ کیونکہ لیکھرام کی تحریر کے خلاف ثابت ہے کہ مقابلہ کا مقصد نرنم مخالفت کی موت سے نہیں قتل سے نہیں۔ پھر جاقو وچھرا سے نہیں بلکہ پنڈت جی کی تہمتیں ہیں۔ کہ اسے پیشتر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر اور جزئی راست دھرم ہے اسکو نہ تو اسے بلکہ پیار سے مقتولیت سے اور دلائل کے اظہار سے جاری کر“

(کلیات آریہ سماج ۵۸۵)

پھر مضمون کے آخر میں یہ لکھ کر تو موافقت دیا ننداری کا خوب موہنہ چڑا ہے کہ

”پنڈت جی کی موت خود ان کی اپنی پیشگوئی کے مطابق ہوئی کیونکہ انہوں نے پہلے ہی لکھ دیا تھا۔ کہ یہی صاف طور پر ہمارے قتل کے منصوبے نہیں ہیں“ (آریہ گروٹ ۸۱ ج ۱۹۳۲ء)

گو یا ۱۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو جب پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب ”تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم“ میں حضرت سید محمد علیہ السلام کے متعلق یہ بڑا شائع کی تھی۔ کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ آپ کو تین سال میں سزا دی جائے گی۔ اور ”خدا کہتا ہے کہ میں ہر مضمونی کو فی النہاء کر دینگا اور قبر سے نکال کر جہنم میں ڈالینگا“

(کلیات آریہ سماج ۳۶)

تو دراصل پنڈت جی حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہیں کہہ رہے تھے۔ بلکہ خود قتل ہو کر ”فی النار“ ہونے کی خبر دے رہے تھے۔ منی ارا تہہ۔ بات ہے جس دست کیونکہ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کا موجب دراصل

یہ افزاعلی امیر اور غوثی ہی تھی۔ کہ بجائے ذرا قتل کے قہر سے ڈرنے اور عاجزی اور فریبی اختیار کرنے کے اس نے خدا اور خدا کے نامور کے ساتھ گستاخی کا بیلا اختیار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کی یہ شوخی اور گستاخی اسے لے ڈوئی۔

عجیب بات ہے کہ آج آریہ مضمون نویس پنڈت لیکھرام کی اس بے ایمانی اور پیشانی کو جس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا۔ ”خدا کا یہ صاف طور پر ہمارے قتل کے منصوبے نہیں۔ پنڈت لیکھرام کی ”پیشگوئی“ قرار دینے اور کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کا حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ”ڈر“ اور خطرہ محسوس کرنا ان کی ”پیشگوئی“ تھا۔ حالانکہ پنڈت جی ۱۸ مارچ ۱۹۳۷ء کو اپنی کتاب ”تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم“ میں اس کے بالکل برعکس مقابلہ پر آمادگی ظاہر کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے

”آپ کی ہمت خافی یہ ہے کہ لوگ ڈر کر آپ کی طرف رجوع لائیں۔ اور حضرت جی کا اور سخریوں بھیجیں۔ آپ کے کن ڈرتا ہے۔ لے شک جی لکھو تو درج کیجئے۔ اور ہمارا شعلہ طور بھی تیار ہوتا ہے۔ ہم میں اپنا اہام سنائیگیئے۔ اور غیب کی باتیں بتائیگیئے“

(کلیات آریہ سماج ۳۹۵)

پنڈت جی کی یہ سخری بالکل واضح ہے۔ کہ اس وقت تک انہیں اپنی موت کا کوئی ڈر نہیں تھا۔ اور حضرت سید محمد علیہ السلام کی پیشگوئی سے وہ کوئی خطرہ محسوس نہیں کر رہے تھے۔ مگر آج یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ پنڈت جی اپنے قتل کا خطرہ محسوس کرتے تھے۔ اور یہ خطرہ محسوس کرنا ہی اپنی موت کے متعلق ان کی ”پیشگوئی“ تھی۔ اور ان کی موت حضرت سید محمد علیہ السلام کی پیشگوئی اور حضرت علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے کے نتیجے میں واقع نہیں ہوئی بلکہ اپنی ہی ”پیشگوئی“ کے ماتحت تھی۔ اب وہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو پنڈت جی کا

مقابلہ میں یہ لکھنا کہ ”آپ کے کون ڈرتا ہے“ محض دکھاوا تھا۔ اور درپردہ پنڈت جی حضرت سید محمد علیہ السلام کی پیشگوئی سے لڑنا دترساں تھے۔ یا اگر ایسا نہیں تھا۔ یعنی پنڈت جی اس پیشگوئی سے کوئی خوف اور ڈر محسوس نہیں کرتے تھے۔ تو پھر آج اس خوف محسوس کرنے کو پنڈت جی کی ”پیشگوئی“ قرار دینا بے ہودگی ہے۔

پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی بانی ہذا انھوں نے یہ کہا کہ مقابلہ کا مقصد نرنم مخالفت کی موت سے نہیں قتل سے نہیں۔ پھر جاقو وچھرا سے نہیں ہے۔ بلکہ پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ اسے پریشتر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ اور جزئی راست دھرم ہے۔ اسکو نہ تو اسے بلکہ پیار سے مقتولیت سے اور دلائل کے اظہار سے جاری کر“

تو یہ محض اصل واقعہ اور حقیقت سے ناواقف ہونے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ حضرت سید محمد علیہ السلام کے اہام سے

الا اسے دشمن نادان دے راہ

بترس از تیغ بران محمد

اور اہام ”عجیل جسد لہ خوار لہ نصیب و عذاب۔ اور اہام تقضی امرہ فی سبت میں صاف پیشگوئی تھی۔ کہ لیکھرام کو سالہ ساہی ہے۔ جسے اس کو زیادہ بڑا کر اور گستاخوں کی وجہ سے جبراً بھاڑا جائے گا۔ اور آگ میں ڈالا جائے گا۔ چنانچہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ”شہناہ“ ہر فروری ۱۹۳۷ء میں فرماتے ہیں

”خداوند کریم نے مجھ بڑا بڑا کر کے آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء ہے مجھ پر اس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بزرگائیوں کی سزا میں یعنی ان سے انہوں کی سزائیں جو اس شخص نے رسول اللہ صلوٰۃ

علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظہر کرتا ہوں۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا۔ جو معمولی تکلیفوں سے ترلا اور فارق عادت اور اپنے اندر ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی لوج سے میرا یہ نطق ہے۔

نیز فرمایا:-

وعدنی رجباً مستجاب دعائی فی رحل منہ سدا عدو اللہ ورسولہ السخی لیکھرام الفشاہ وراخبری انہ من انہا مکین انہ کان یسب نبی اللہ وبتکلم فی شانہ بکلمات خبیثہ قد عذ علیہ فی شرفی ذی موتہ نے مدت منہ (کومات الصادقین آخری ٹائٹیل بیچ) یعنی میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ یہ شخص (لیکھرام) اپنی بزرگائیوں کی وجہ سے ہلاک کیا جائیگا۔ اور چھ سال کے اندر اہل کام تمام ہو جائے گا۔

پس حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہامات اور پیشگوئیوں میں لیکھرام کے متعلق ”ہلاکت“ ”موت“ اور ”ہیبت“ کا خدا میں مبتلا کیا جائے گا کے الفاظ صاف ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ فریقین میں مبارک نتیجہ میں لیکھرام کے لئے موت اور ہیبت کا قتل کی سزا مقرر تھی۔

فریقین نے مقابلہ کا نتیجہ موت قرار دیا

پنڈت لیکھرام نے اپنا جو بیادنی اہام شائع کیا۔ اس میں بھی اس نے اپنے درمقابلہ کے متعلق تین سال تک سزا ملنے ”فی النار“ ہونے اور ”قبر سے نکال کر جہنم“ میں ڈالے جانے کی پیشگوئی کی تھی۔

ترسیل زرا اور انتظامی امور کے متعلق منبر افضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

پس اس میں تو کوئی تنگ ہی نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پنڈت لیکھرام کے درمیان جو مباہلہ ہوا۔ اس کا نتیجہ فریقین سے ایک دوسرے کی موت ہی بیان کیا تھا۔ اور اسی کے مطابق پنڈت لیکھرام ان بیزباہیوں اور گستاخوں کی سزا میں جو اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گئیں۔ پیشینگ اور عترتاک طور پر قتل ہوا۔ پنڈت لیکھرام کا اقرار خود پنڈت جی کا اقرار بھی موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی نسبت موت کی پیشگوئی شائع کی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے۔۔

” اس (خدا) نے جبرئیل صحیح قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا“ (کلیات آریہ مسافر ص ۲۳)

پھر مولوی محمد حسین بٹالوی سلسلہ کے اشد ترین معاند نے بھی شہادت دی اور لکھا کہ ” اس قدر مستم ہے۔ کہ چھ سال معباد قتل لیکھرام کے لئے اشد تہار ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی۔“

(الاعتہ السنۃ ۱۸ جلد ۱۸)

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام کے متعلق چھ سال کے اندر ہلاک ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ خود پنڈت لیکھرام اور جماعت احمدیہ کے دوسرے غیر احمدی مخالفین بھی اس سے یہی مراد لیتے تھے۔ لیکن آج کے آریہ صحابان اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں۔

سخنوت بد زبانی
۱۰ فروری کے آریہ گروٹ میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مباہلہ کا مقصد فریق مخالف کی موت یا قتل نہیں تھا۔ مضمون نویس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ”سرمر چشم آریہ“ سے اس بات کو ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ اور اگر سمجھا جائے کہ حقیقت کو سمجھتے ہوئے مضمون نویس نے یہ حوالہ درج کیا ہے۔ تو پھر اس نے دوسروں کو جو کہ دینے کے لئے سخت بردہائی کی ہے۔ مضمون نویس نے حقیقت کو سمجھانے کے لئے وہ حوالہ کھل طور پر درج نہیں کیا۔ بلکہ اس میں کتر بیوفت کر کے اس کے

مضمون کو بیکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے پورا حوالہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں ” آخر العمل مباہلہ ہے۔ جس کی طرف ہم پہلے اشارت کرتے ہیں۔ مباہلہ کے لئے دیر خواں ہونا ضروری نہیں۔ ہاں با تمبر اور ایک با عزت اور نامور آریہ ضرور چاہئے۔ جس کا اثر دوسروں پر بھی بڑے سوسب سے پہلے لالہ مرید پر صاحب اور پھر لالہ جیوں واس صاحب سیکرٹری آریہ سماج لاہور اور پھر نشی اندر من صاحب مراد آبادی اور پھر کوئی اور دوسرے صاحب آریوں میں سے جو معزز اور ذی علم تسلیم کئے گئے ہوں۔

مخاطب کئے جاتے ہیں کہ اگر وہ وید کی تعلیم کو جن کو کسی قدر ہم اس رسالہ میں تحریر کر چکے ہیں۔ فی الحقیقت صحیح اور سچے سمجھتے ہیں۔ اور ان کے مقابل جو قرآن شریف کے اصول و تعلیمیں اسی رسالہ میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو باطل اور دروغ خیال کرتے ہیں۔ تو اس بارہ میں ہم سے مباہلہ کر لیں اور کوئی مقام مباہلہ کا برضا احمدی فریقین قرار پا کر ہم دونوں فریق تاریخ مقرر پر اس جگہ حاضر ہو جائیں اور ہر ایک فریق جمع عام میں اظہر کہ اس مضمون مباہلہ کی نسبت جو اس رسالہ کے خاتمہ میں بطور نمونہ اقرار فریقین قلم جلی سے لکھا گیا ہے۔ تین مرتبہ قسم کھا کر تصدیق کریں کہ ہم فی الحقیقت اس کو سچ سمجھتے ہیں۔ اور اگر ہمارا بیان ناستی پر نہیں تو ہم پر اسی دنیا میں وبال اور عذاب نازل ہو۔ غرض جو جو عبارتیں ہر دو کاغذ مباہلہ میں مندرج ہیں۔ جو جانبین کے اعتقاد ہیں بحالت دروغ گوئی عذاب مترتب ہونے کی شرط برائ کی تصدیق کرنی چاہئے اور پھر فیصلہ آسمانی کے انتظار کیلئے ایک برس کی مہلت ہوگی۔ پھر اگر برس گذرنے کے بعد نہ لفظ رسالہ ہذا پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا یا حریف مقال پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان یا نسو رو پیر عطرے گا۔ جس کو برضا احمدی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ ناستی اور وہ پیر مخالف کو مل سکے داخل کر دیا جائے گا۔ اور درحالت غلبہ خود بخود اس رو پیر کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا۔ اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے کیونکہ شرط کے

غرض میں وہی دعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے۔“ (سرمر چشم آریہ ص ۱۹۵ و ۱۹۵) شائع کردہ انجن احمدی اشاعت اسلام لاہور

یہ وہ حوالہ ہے۔ جس سے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ لیکھرام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مباہلہ ہوا اس کا مقصد فریق مخالف کی موت یا قتل نہیں تھا۔ کیونکہ اگر مباہلہ کا مقصد چھوٹے فریق کی موت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جھوٹے ثابت ہونے کی صورت میں پانچسو رو پیر کا جو تاوان مقرر کیا ہے آپ کے فوت ہوجانے کی صورت میں وہ کس طرح ادا ہو سکتا تھا۔ ” کی مراد تاوان ادا کرنا تھا۔ حالانکہ اس سارے حوالہ میں پنڈت لیکھرام کا کہیں نام تک نہیں۔ بلکہ یہ وہ دعوت مباہلہ ہے۔ چھوٹے مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام سے مباہلہ کرنے سے کئی سال پیشتر لالہ مرید ہر۔ لالہ جیوں اندر من مراد آبادی اور دوسرے آریوں کو دی۔ پھر اس مباہلہ کے نتیجہ میں عذاب نازل ہونے کی بنیاد حضرت علیہ السلام نے ایک سال مقرر فرمائی ہے۔ لیکن لیکھرام کے ساتھ جو مباہلہ ہوا۔ اس میں عذاب نازل ہونے کی معاد چھ سال مقرر کی گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دعوت مباہلہ اور پنڈت لیکھرام کو دعوت مباہلہ دو الگ الگ چیزیں تھیں۔

تاوان وصول نہ ہونے کا نتیجہ وہاں باقی رہنمونیوں کا پادال کہ اگر مباہلہ کا مقصد موت یا قتل ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حریف پر عذاب نازل نہ ہونے یا اپنے پر عذاب نازل ہونے کی صورت میں جو تاوان مقرر کیا تھا۔ وہ تاوان کس طرح ادا کرتے۔ اس کا جواب اسی عبارت میں موجود ہے۔ جس کو مضمون نویس نے عمداً حذف کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔۔

” اگر برس گذرنے کے بعد نہ لفظ رسالہ ہذا پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا یا حریف مقال پر نازل نہ ہوا۔ تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان یا پانچسو رو پیر ہوگا۔ جس کو برضا احمدی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ ناستی اور وہ پیر مخالف کو

مل سکے داخل کر دیا جائیگا۔ اور درحالت غلبہ خود بخود اس رو پیر کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا۔“

(سرمر چشم آریہ ص ۱۹۵ و ۱۹۵) شائع کردہ انجن احمدی اشاعت اسلام لاہور

یہ وہ حوالہ ہے۔ جس سے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ لیکھرام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مباہلہ ہوا اس کا مقصد فریق مخالف کی موت یا قتل نہیں تھا۔ کیونکہ اگر مباہلہ کا مقصد چھوٹے فریق کی موت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جھوٹے ثابت ہونے کی صورت میں پانچسو رو پیر کا جو تاوان مقرر کیا ہے آپ کے فوت ہوجانے کی صورت میں وہ کس طرح ادا ہو سکتا تھا۔ ” کی مراد تاوان ادا کرنا تھا۔ حالانکہ اس سارے حوالہ میں پنڈت لیکھرام کا کہیں نام تک نہیں۔ بلکہ یہ وہ دعوت مباہلہ ہے۔ چھوٹے مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام سے مباہلہ کرنے سے کئی سال پیشتر لالہ مرید ہر۔ لالہ جیوں اندر من مراد آبادی اور دوسرے آریوں کو دی۔ پھر اس مباہلہ کے نتیجہ میں عذاب نازل ہونے کی بنیاد حضرت علیہ السلام نے ایک سال مقرر فرمائی ہے۔ لیکن لیکھرام کے ساتھ جو مباہلہ ہوا۔ اس میں عذاب نازل ہونے کی معاد چھ سال مقرر کی گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دعوت مباہلہ اور پنڈت لیکھرام کو دعوت مباہلہ دو الگ الگ چیزیں تھیں۔

مل سکے داخل کر دیا جائیگا۔ اور درحالت غلبہ خود بخود اس رو پیر کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا۔“

(سرمر چشم آریہ ص ۱۹۵ و ۱۹۵) شائع کردہ انجن احمدی اشاعت اسلام لاہور

یہ وہ حوالہ ہے۔ جس سے مضمون نویس نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ لیکھرام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مباہلہ ہوا اس کا مقصد فریق مخالف کی موت یا قتل نہیں تھا۔ کیونکہ اگر مباہلہ کا مقصد چھوٹے فریق کی موت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جھوٹے ثابت ہونے کی صورت میں پانچسو رو پیر کا جو تاوان مقرر کیا ہے آپ کے فوت ہوجانے کی صورت میں وہ کس طرح ادا ہو سکتا تھا۔ ” کی مراد تاوان ادا کرنا تھا۔ حالانکہ اس سارے حوالہ میں پنڈت لیکھرام کا کہیں نام تک نہیں۔ بلکہ یہ وہ دعوت مباہلہ ہے۔ چھوٹے مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام سے مباہلہ کرنے سے کئی سال پیشتر لالہ مرید ہر۔ لالہ جیوں اندر من مراد آبادی اور دوسرے آریوں کو دی۔ پھر اس مباہلہ کے نتیجہ میں عذاب نازل ہونے کی بنیاد حضرت علیہ السلام نے ایک سال مقرر فرمائی ہے۔ لیکن لیکھرام کے ساتھ جو مباہلہ ہوا۔ اس میں عذاب نازل ہونے کی معاد چھ سال مقرر کی گئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دعوت مباہلہ اور پنڈت لیکھرام کو دعوت مباہلہ دو الگ الگ چیزیں تھیں۔

آزماش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پر بلا یا ہونے پیشگوئی اصفائی سے پوری ہوئی اس کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام کی مباہلہ بمبرامادی ظاہر کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ سال کے اندر اندر اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع فرمائی جس کے نتیجہ میں پنڈت لیکھرام ۲۰ فروری ۱۸۹۵ء کو پیشینگ طور پر قتل ہوا۔ اور آگ میں جلانے کے بعد اس کی لاش دیا گیا۔ اور اسی گئی۔ اس نے اپنے فریق مخالف کے متعلق ” فی انذار“ ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ جو سرسر جھوٹی اور افتراء ثابت ہوتی اور خدا قائل کے ہاں اس کی بیزباہیوں کے برہ میں اس کے لئے جو عذاب مقرر تھا۔ اسے پورا کرنے کے لئے ظاہر ہی رنگ میں بھی اس کے اپنے ہی الفاظ کے مطابق اسے ” فی انذار“ کیا گیا۔ خاکستروا یا اوطح الا بصبار۔

محقوقیت اور دلائل سے اسلام کی صدا کا ثبوت ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اس مباہلہ کا مقصد فریق مخالف کی موت اور ہلاکت ہی تھا۔ اور فریقین اور اس زمانہ کے دوسرے غیر احمدی اور آریہ بھی اس مباہلہ سے ہی مراد لیتے تھے۔ اور اسی کے مطابق یہ نشان ظاہر ہوا۔ اب اگر آریہ دوست اس مباہلہ کا نتیجہ اس رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ ” مست دہرم“ کو خدا قائل محقوقیت سے اور دلائل کے اظہار سے جاری کرے۔“

اور اسی چیز کو معیار وحدافت قرار دیتے ہیں۔ تو اس معیار کے مطابق ہی خدا تعالیٰ نے عظیم الشان رنگ میں احمدیت اور اسلام کو نمایاں فتح عطا فرمادی ہے۔ اور اپنے "سنت دہرم" کو ایسے چمکتے ہوئے نشانات اور دلائل سے دنیا پر ظاہر کیا ہے۔ کہ احمدیت کا پورا جو پنڈت لیکھرام کے زمانہ میں اپنی ابتدائی حالت میں تھا۔ بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ مخالفت کی کئی نسوم آندھیاں انہیں۔ مگر وہ اس کے اوپر سے گذر گئیں اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ کیونکہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگا ہوا ہے۔ اور رحمت کے پانی سے سینا گیا ہے۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت اور اسلام کے اس عروج اور ترقی کے متعلق پہلے سے بشادات دیں۔ اور دنیا نے خدا تعالیٰ کے اس "سنت دہرم" کو اپنی آنکھوں سے پھولنے اور پھیلنے دیکھا۔ اس کے بالمقابل پنڈت لیکھرام نے بھی کئی پیشگوئیاں شائع کیں۔ جو ایک ایک کر کے جھوٹی ہوئیں۔ اور اس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (۱) "خدا سے رحیم و کریم ہرگز دو مرتبے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ بل شانہ و عزم" (۲) "مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ (اشہد ہمارے ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

طرح خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ میرا سنت دہرم" دین اسلام اور احمدیت ہے۔ جس کو میں دلائل اور نشانات کے ذریعہ دنیا پر غالب کر رہا ہوں۔ پنڈت لیکھرام کا دیک دہرم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور پنڈت لیکھرام کی افترا پر دازیاں اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عظیم الشان پیشگوئی پیش کی جاتی ہے۔ جسے حضور علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمایا۔ اور جو آپ ہی کی فریت اور نس سے ایک غیر معمولی صفت کے فرزند کے پیدا ہونے کے متعلق تھی۔ اس کی تردید میں پنڈت لیکھرام نے ہی جو منہ میں آیا۔ کہا۔ ذیل میں اصل پیشگوئی اور اس کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام کے بیانات درج کئے جاتے ہیں۔ تا انصاف پسند اور حق طلب اصحاب فیصلہ کر سکیں کہ کس کا مذہب "سنت دہرم" تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یا پنڈت لیکھرام کا۔ اور تا وہ غور کر سکیں۔ کہ کس طرح "سنت دہرم" دلائل کے ذریعہ غالب ہوا۔

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئیاں (۱) "رحمت کا نہیں زحمت کا" (۲) "گندیم براہین احمدیہ جلد دوم مندرجہ کلیات آریہ مسافر ص ۹۹)

(۱) "خداوند کھلم کھلم جوہنوں کا جھوٹا مینہ کبھی اسکی دعائیں نہیں سنی۔ رد قبول کی" (ایضاً) (۲) "خدا کتنا ہے تم کا نشان دیا ہے" (ایضاً) (۳) "انفاظ تو یہ ہے لے منکر و مکار تجھ پر آرام۔" (۴) "خدا کہتا ہے۔ کہ میں جلد مہنوی کو فی النار کرے گا۔ اور قبر سے نکال کر جہنم میں ڈالوں گا۔"

(۶) "وہ صاحب ذلت و نحوست و نجس ہو گا۔" (ایضاً ص ۹۹) (۷) "خدا کہتا ہے وہ مرزا کی طرح دنیا میں آکر شیطان فی نفس اور روح مغوس کی

بستوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" (ایضاً) (۸) "وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیرہ نے اسے کلمہ تجید سے بھیجا ہے۔" (ایضاً) (۹) "وہ نعت زمین و فہیم ہو گا۔" (ایضاً) (۱۰) "دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پڑ کیا جائیگا۔" (ایضاً)

(۱۱) "فرزند دین گرامی ارجند مظهر اکا دل والاخر مظهر الحق والعلی" (ایضاً) (۱۲) "گاٹ اللہ نزل من السماء" (ایضاً) (۱۳) "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور کسبوں کی رسدگاری کا موجب ہو گا۔" (۱۴) "اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" (ایضاً)

(۱۵) "میرا خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا۔" (ایضاً) (۱۶) "تیری ذریت شقطنع نہیں ہوگی۔ اور تیری ذلالت تک سرسبز رہے گی۔" (ایضاً)

(۱۷) "خدا تیرے نام کو کس روز تک جو دنیا شقطنع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔" (ایضاً) (۱۸) "وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت و دعوتیہ لے گا۔" (ایضاً)

آسمانی دلائل کے ذریعہ وحدانت اسلام کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمام پیشگوئیوں کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام کی تردیدی پیشگوئیوں پر غور کرنے سے

نخواست سے بستوں کو دائم المرین کر کے واصل فی النار کرے گا۔" (ایضاً) (۸) "خدا اسے ناپاک بتاتا ہے جس کو شیطان نے اپنی شیطنت اور بے حیاتی سے بھیجا ہے۔" (ایضاً) (۹) "وہ نہایت غمی امد کو دن ہو گا۔" (ایضاً)

(۱۰) "خدا کہتا ہے وہ نہایت غلیظ القلب ہو گا اور علوم صوری و معنوی سے قطعی محروم رہے گا۔" (ایضاً) (۱۱) "خدا کہتا ہے غلام جان بد نعت خستہ الدنیا والاخرہ مصلد باطل والعاطل" (ایضاً) (۱۲) "خدا کا یہ فرمان ہے کہ ان الشیطان دروعن الغلک" (ایضاً) (۱۳) "خدا کہتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے۔" (ایضاً)

(۱۴) "خدا کہتا ہے محض خلاف ہے۔ اس کا نام قادیان میں میں بہت سے نہ جائیں گے۔" (ایضاً) (۱۵) "خدا کہتا ہے میں مرزا کی ذریت کو شقطنع کر دوں گا۔ اور نحوست دوں گا۔" (ایضاً)

(۱۶) "آپ کی ذریت بہت جلد شقطنع ہو جائیگی فائت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی۔" (ایضاً ص ۹۹) (۱۷) "خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر مدد محض ہونے لگا۔" (ایضاً)

(۱۸) "خدا کہتا ہے کہ وقت بہت اقرب ہے۔ کہ حکام وقت تجھے ماخوذ اور غریب و افترا پر دازی کی سزا دیں گے۔ اور لوگ تیرے نام سے نفرت کریں گے۔" (۱۹) "مگر یہ براہین احمدیہ جلد دوم مندرجہ کلیات آریہ ص ۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتل اسلام کے عظیم الشان واقعہ کا بیان

پہنڈت لیکھرام پشاور کی کامنہ مانگا نشان

اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جو بشارت دیں۔ وہ لفظاً لفظاً اور بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ پوری ہوتی جا رہی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ اور آنے والی نسلیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عظیم الشان پیشگوئیوں اور ان کے بالمقابل پہنڈت لیکھرام کی مفتریات کو دیکھ کر اپنے ایمان تازہ کیا کریں گی۔ پس واقعہ گواہ ہیں۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں قبول کیں۔ اور آپ کو وہ موعود فرزند "المصلح الموعود" عطا فرمایا۔ جس کے ذریعہ دین اسلام کا مشرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس موعود فرزند کو عظمت و دولت بخشی۔ اور وہ اپنے مسیحی نفس سے اور روح البقیہ کی برکت سے لوگوں کو ان کی بیماریوں سے عاف کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا۔ خدا تعالیٰ کا سایہ اس کے سر پر ہے۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پاتا جا رہا ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام روز بروز عزت کے ساتھ دنیا میں بلند ہوا ہے اور آپ بابرکت صہبانی ذریعہ کے ساتھ ساتھ آپ کی روحانی اولاد بھی بڑھ رہی ہے۔ مگر خدا کے مامور کے بالمقابل جوئی پیشگوئیاں شائع کرنے والا لیکھرام آج موجود نہیں۔ دوسرے آریہ دورت اگر چاہیں۔ تو وہ لیکھرام کی ان تحریرات سے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل افتراء علی اللہ کرتے ہوئے شائع کیں۔ عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور زندہ خدا کے زندہ نشانات مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ کہ کس طرح آج سے نصف صدی قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اچکی نارائن حالات میں کی ہوئی پیشگوئیاں حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اور کس طرح خدا نے اپنے "مست دھرم" کو زبردست دلائل اور تازہ تازہ نشانات کے ذریعہ دنیا میں ظاہر کیا۔ دفاکرا محمد اسماعیل دیال کرٹھی

دشمنان مامورین کے متعلق سنت اللہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ اس کے ماموروں اور رسولوں کا مقابلہ کرنے والوں کا انجام نہایت عبرت ناک ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفین اسلام کے متعلق الہام ہوا تھا۔ انی مہلین من اداد اھانتاک۔ کہ میں اسکو ذلیل کر دوں گا۔ جو تیری امانت کا ارادہ کرے گا۔ اس سنت مستمرہ اور اس وعدہ خاص کے مطابق آپ کے دشمنوں کے ساتھ وہ سلوک ہوا۔ کہ دیکھنے والے دنگ ہیں۔ اور کھٹے والے حیران۔ سینکڑوں لیکھراموں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل سے عاجز ہو کر اور خدا میں آپ کے خلاف بددعائیں کیں۔ مگر خود خدا تعالیٰ نے ان کی گرفت میں آگئے۔ جنہوں نے اس مینار کو تسلیم کیا۔ کہ جو ٹاپکے کی زندگی میں ہلاک ہوتے۔ وہ آپ کی زندگی میں ہلاک کئے گئے۔ اور جنہوں نے اس پر زور دیا۔ کہ جو ٹوٹے کا یہ نشان ہوتا ہے۔ کہ اسے لمبی مہلت دی جاتی ہے۔ اپنی مہلت دی گئی۔ اور یہ ثابت ہوئی۔ کہ یہ سب ممانا خدا تعالیٰ نے ان کی طرف سے تھا۔ محض اتفاق نہ تھا۔ کیونکہ اگر اتفاق ہوتا۔ تو ہر فریق سے اس کے اپنے مسلمہ مینار کے مطابق کس طرح سلوک کیا جاتا۔

پہنڈت لیکھرام کی جرات بے جا
آریہ سماج جو ہندوؤں کا ایک نیا فرقہ ہے۔ اور اسلام کی مخالفت میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ ہمیشہ اس فرقہ کے لیڈر اسلام کے خلاف سخت گندہ اور خشن لٹریچر شائع کرتے رہے۔ اندر میں مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری انہی سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ ان کا شبہ و دوز یہی ہوتا تھا۔ کہ اپنی قوم اور اپنی زبان سے اس پاک انسان کے خلاف جو جھوٹے علمائین ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گندہ اچھالتے رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں اسلام کے دشمنوں کو دعوت دی۔ کہ اگر وہ خواہشمند ہوں۔ تو ان کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔

دعویہ اخبار ریاض ہند اہل مسرت موعود علیہ السلام

اس اشتہار کے بعد اندر میں نے تو اعراب میں کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا۔ کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔

پہنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کا بار بار اعلان
۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس میں رقم فرمایا۔ کہ لیکھرام کے متعلق آپ کو الہام ہوا ہے۔ عجیب جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب۔ یعنی لیکھرام ایک بے جا گوسالہ ہے۔ جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکلی رہی ہے۔ اور اس کے نئے ان گنت قبول اور بدزبانوں کے عوصق میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے۔ جو سزا اور اس کو مل کر رہے گا۔ آپ نے اس اشتہار میں یہ بھی لکھا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے لے کر چھ برس کے عرصہ تک لیکھرام عذاب شدہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

۲۱۔ پہنڈت لیکھرام کے متعلق آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ شریعی الہام کیا۔
الہ اسے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد
اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء

یعنی اے نادان اور سخت سے بھٹکے ہوئے دشمن تو اس قدر شوخی سے کام نہ لے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔

۲۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو آپ نے کشف میں ایک خوش فرشتہ کو دیکھا۔ اس نے آپ سے پوچھا۔ لیکھرام کہاں ہے (برکات الدعا ٹائٹل پر ص ۱۷) ۲۴۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو آپ نے لکھا۔ کہ پہنڈت لیکھرام کی موت کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ جس کی میناد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے۔ اس کا انتظار کرو۔ (شہادت القرآن ص ۵) کتاب کرامات الصادقین میں آپ نے یہ شعر لکھا ہے۔

وبشرتی ربی وقال مبشرا
ستعصت یوم العید والعید اقرب
یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔ اور کہہ کہ تو اس واقعہ کو عید کے دن سے پہچان لے لیگا اور عید اس سے بالکل قریب ہوگی۔

(۶) آپ کو لیکھرام کے متعلق الہام ہوا یعنی اصرۃ فی سبت۔ چھپوں لیکھرام کا کام تمام کر دیا جائے گا۔ (استغفار اردو ص ۱۸ حاشیہ) ان تمام پیشگوئیوں سے واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف اوقات میں خبر دی گئی۔ کہ ۱۰۔ پہنڈت لیکھرام پشوری کسی عذاب سے جس کا نتیجہ موت ہوگا۔ ہلاک ہوگا۔ ۱۱۔ گوسالہ ساری کی طرح اس کا حال ہوگا۔ ۱۲۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نشانہ ہوگا۔ ۱۳۔ اس کی ہلاکت ایک خونی شخص کے ہاتھوں ہوگی۔ اور وہ پکڑا جائے گا بلکہ غرشت کی طرح غائب ہو جائے گا۔ ۱۴۔ لیکھرام کی موت عید کے پہلے یا پچھلے دن ہوگی۔ ۱۵۔ اس کی موت چھپ میں ہوگی۔ ۱۶۔ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے لیکر ۶ سال تک کے عرصہ کے اندر ہوگی۔ اور اس کے انجام کو چھکے ہندسے کے ساتھ شدہ یقین ہوگا

پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی
۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پہنڈت لیکھرام کے متعلق موت کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کے پانچ سال بعد جبکہ دشمن نہیں رہے تھے۔ کہ پانچ سال گزر گئے۔ اور چھٹا سال شروع ہو گیا۔ مگر لیکھرام کو کچھ بھی نہ ہوا۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط نکلی۔

۶ مارچ ۱۸۹۳ء عید الغفر جو جمعہ کو تھی۔ اس کے دوسرے دن یعنی ہفتہ کو عصر کے وقت یعنی ۱۴ بجے کے بعد لیکھرام کے سر پرٹ میں ایک ایسے نامعلوم شخص نے جس کے چہرہ سے خون ٹپکتا تھا۔ قوی سیکل اور مہیب شکل تھا۔ ایک تیز خنجر مارا۔ اور پھر اس کو کئی پیکر دے کر بلائیل تاکہ انٹری بل کٹ جائیں۔ پھر وہ شخص جیسا کہ لیکھرام کے رشتہ داروں کا بیان ہے۔ غائب ہو گیا۔ اس طرح پہنڈت لیکھرام پیشگوئی کے مطابق ۶ سال کے اندر ۶ مارچ کو ۶ بجے دن کے اندر ایک خونی شخص کے ہاتھوں جو کہ فرشتہ کی طرح غائب ہو گیا۔ مارا گیا۔ پھر گوسالہ ساری کی طرح اس کا حال ہوا۔ گوسالہ ساری شہید کے

بیرون ہند کے شاندار وعدے

ہے۔ کیلین جو دعویٰ ناصر احمد صاحب نے اپنا وعدہ جماعت دولت پور۔ پٹنہ ٹوٹ کے ذریعہ ۲۱/۱۱ کی تھا۔ پھر اسے بڑھا کر ۵۰ کر کے ساتھ ہی رقم بھی ارسال کر دی۔ مکرم ڈاکٹر تقی الدین احمد صاحب کا فیضان سروس سے ۶۰۰/۔ کا وعدہ اور اس کے ساتھ تین صد کا چیک موصول ہوا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ تین سو روپیہ بھی منقریب ارسال کر دوں گا۔ پس بیرون ہند رفقوں کو نڈا اور وعدے پیش کرتے ہوئے رضا الہی حاصل کرنا ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ تمہیں کس کی آواز ملانی ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے۔" پس اسے تحریک عہدہ کے مجاہدو۔ آگے بڑھو۔ اور اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشنے والا سلام۔

(حاکم برکت علی خاں فنانشل سیکریٹری)

ضروری اعلان

ایک شخص جو دھری سلطان علی صاحب ہاشمہ موضع چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جو اپنے آپ کو احمدی مبلغ ظاہر کر کے جماعت میں فتنہ پھیلاتا رہا ہے۔ اور اذیت ہے کہ اس کی چینی چڑی باتوں میں اگر کوئی دوست مافی نقصان نہ اٹھائیں۔ اس نے بیرون ہند جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص ۱۹۲۶ اور ۱۹۲۷ میں دو دفعہ جماعت سے خارج ہو چکا ہے۔ اب پھر جیسا کہ اس کے خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے مقاطعہ اور اخراج سے اصدوح نہیں کی۔ بلکہ ان کی آخری تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کوئی تیک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کے متعلق دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اسباب جماعت ان سے مخاطب رہیں۔ اور اخراج اور مقاطعہ کی پابندی پورے طور پر کی جائے۔

نوٹ:- اس سے پہلے بھی ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء کو خلافت اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے

تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شامل ہونے والے مجاہد ایک سال کے لئے پوری ایک ماہ کی آمد اگر نہ دے سکیں۔ تو حضور کی طرف سے اجازت ہے۔ کہ سب حصہ یا کم سے کم پل حصہ دے کر شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض مخلصین نے سلسلہ کی اہم تبلیغی ضرورت کے پیش نظر سب یا پل کی بجائے پوری ایک ماہ کی آمد دی ہے۔ جبکہ گذشتہ شاخ شدہ فہرستوں سے ظاہر ہے۔ بلکہ وہ دوست جنہوں نے چند دنوں سے سمیت کی ہے۔ جب ان کو دفتر دوم کی حضور کی تحریک کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اپنی ایک ماہ کی آمد دینے کا اقرار کیا۔ چنانچہ محمد امیر خاں صاحب نے اپنی ایک ماہ کی آمد ۵۰/۔ دینے کا وعدہ کیا۔ مولوی عبدالسلام صاحب اپیل نویس ایٹ آباد نے ۲۰۰/۔ جمہور حسن محمد صاحب نے ۲۰۰/۔ عبدالحمید خاں صاحب دارالافتوح نے ۱۸۵/۔ عبدالحمید صاحب پراچہ متعلم جامعہ احمدیہ نے ۲۵۰/۔ پیر جمیل احمد صاحب قادیان ۷۸/۔ پس احباب دفتر دوم میں اپنے وعدے جہاں تک ممکن ہو۔ زیادہ سے زیادہ کریں۔ اسی طرح دفتر اول کے لئے با دھویں سال کا وعدہ کرنے والے احباب نوٹ کریں۔ کہ ان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ ہے۔ اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے ۳۰ مارچ ہے۔ مشرقی افریقہ کی جماعت کسوموسے پرینڈیٹنٹ مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بیٹے نے ۲۸۹۲ شنگ کا وعدہ پیش کیا۔ اس میں یہ بات قابل نوٹ ہے۔ کہ اس جماعت کے وعدے ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ یعنی کئی رھویں سال میں ان سب دوستوں نے ذمہ داریوں سے اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ۱۰۷ شنگ۔ شیخ عبدالغنی صاحب ۱۲۰۰۔ قاضی عبدالسلام صاحب بیٹے ۵۰۰۔ بشیر احمد حیات صاحب ۵۰۰۔ محمد اشرف صاحب رش مہدیہ ۱۵۰۔ پرینڈیٹنٹ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ اس جماعت کے سب احباب دفتر اول میں خدا کے فضل سے شامل ہیں۔ اس لئے دفتر دوم میں کوئی نہیں

فرشتہ کی طرح غائب ہو جائے گا۔ اور کوئی اسے پکڑ نہیں سکے گا۔ لیکن تم کے قتل کا جب واقعہ ہوا۔ اس وقت وہ مکان کی دوسری منزل پر تھا۔ اور اس مکان کے نیچے دو دروازے کے پاس اس وقت بہت سے لوگ جمع تھے لیکن کوئی شخص بنا نہیں سکتا۔ کہ قاتل کیجے اترا ہے۔ بیڈٹ لیکچرار کی بیوی اور اس کی ماں کو بھی یقین تھا۔ کہ وہ گھر میں ہی ہے۔ لیکن اسی وقت لوگوں نے آکر تلاشی لی تو کوئی شخص نہ ملا۔ نہ معلوم کہ زمین میں غائب ہو گیا۔ یا آسمان پر چڑھ گیا۔ اگر قاتل پکڑا جائے اور اس کو سہا سہی دی جائے۔ تو پیشگوئی کی یہ بدبختی نہ رہتی۔ بلکہ اس وقت ہر ایک پکڑ سکتا ہے۔ کہ جیسے لیکچرار مارا گیا۔ قاتل بھی مارا گیا۔ مگر قاتل ایسا تم ہوا۔ کہ نہیں معلوم وہ آدمی تھا۔ یا فرشتہ جو آسمان پر چڑھ گیا۔

آر بی صاحبان مخور فرمائیں
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرسپرچیم آریہ کے خاندان میں بعض آریہ صاحبوں کو مبادلہ کئے بلایا تھا۔ لیکچرار نے اس مبادلہ کو منظور کرتے ہوئے ہر خیر لکھا۔ ۱۱۷۱ سے پیشتر ہم دونوں فریقوں میں بچا بیٹھا کر۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح بھی تیرے حضور عزت نہیں پاسکتا۔

دخشا احمدیہ مضمون مبادلہ مصلحت سے اب آریہ صاحبان انصاف پرستی کی نگاہ سے دیکھیں۔ کہ اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ نے آسمان کے جو بیٹھا ہوا ہیں۔ وہ کس کے ہاتھ میں ہے۔ اسے آریہ سماج کے نمبر و نمبر لیکچرار نے جو بیٹھا اپنے پیسے کے مانگنا تھا۔ کہ تا حدت اور کاذب میں فرق ظاہر ہو جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیا۔

عبدالحمید آصف وقت زندگی

پراونشل انجمن اہل حقاریہ صوبہ سرحد
پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس عام ۷ مارچ ۱۹۲۶ء کو بروز اتوار بوقت گیارہ بجے صبح مسجد احمدیہ نیشا ور شہر میں منعقد ہوگا۔ جلسہ امر اور پرینڈیٹنٹ صاحبان جماعت احمدیہ صوبہ سرحد بوقت مقررہ اصلاً یا بذریعہ نمائندہ جماعت اجلاس میں شامل ہو کر حضور فرما جائیں۔ جنرل سکریٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ

دن ٹکڑے ٹکڑے کی گئی تھا۔ اور اس کے بعد جلایا گیا۔ اسی طرح لیکچرار سہتہ کے روز یعنی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کی گئی۔ کیونکہ اول قاتل نے اس کی انٹریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کی۔ پھر ڈاکٹر نے اس کے زخم کو زیادہ کھولا۔ اور بالاخر جلایا گیا۔ پیشگوئی میں بفر دی گئی تھی۔ کہ لیکچرار کے قتل کئے جانے کا دن عید سے دوسرا دن ہوگا۔ یعنی شنبہ کا دن اور یہ اس لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کہ تا عید کا دن جو عید تھا۔ اس بات پر دلالت کرے کہ جس دن مسلمانوں کے گھر میں دو عیدیں ہوں گی۔ اس سے دوسرے دن آریوں کے گھر میں دو عیدیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ ان کا لیڈر مارا گیا۔ دوسرے یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خادم کی پیشگوئی پوری ہو کر ہندو مذہب کا باطل ہونا ثابت ہوا۔

بیڈٹ لیکچرار اور چھہ کا وعدہ
ایک اور نکتہ یقینی امر ہے کہ بیڈٹ لیکچرار کا چھہ میں کام تمام کر دیا جائیگا۔ یہ پایا جاتا ہے۔ کہ لیکچرار کے حروف چھہ میں ل کی کھرام۔ امدان حروف کے اعداد ۳۰۶ بنتے ہیں۔ اور اس کے دائیں طرف بھی چھہ ہی ہوتا ہے۔ اور اس کے نام کو چھہ سے شدید تلقین تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ خبر بھی دی۔ کہ اس کے انجام کو بھی چھہ سے شدید تلقین ہوگا۔ اور اس کا کام چھہ میں کیا جائیگا۔ پھر جس طرح لیکچرار کے نام کو چھہ سے تلقین تھا۔ اور اس کے انجام کو بھی چھہ سے تلقین تھا۔ اسی طرح اس کے متعلق جو پیشگوئی کی گئی۔ وہ بھی چھہ باتوں پر مشتمل تھی۔ راہ پورا قتل کیا جائے گا۔ ۲۰ قاتل ایک خونی شخص ہوگا۔ جو کہ پکڑا نہیں جائے گا۔ ۲۱ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نشانہ ہوگا۔ ۲۲ گوسا رسامی کی طرح اس کا حال ہوگا۔ ۲۳ اس کی موت عید سے دو برسوں بعد ہوگی۔ ۲۴ چھہ سال کے اندر قتل کیا جائے گا۔ اور اس کے انجام کو چھہ سے تلقین ہوگا۔

دو اہم نشانات
بیڈٹ لیکچرار کی موت کی پیشگوئی دو اہم نشانات پر مشتمل تھی۔ اول یہ کہ وہ ایک خونی شخص کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ دوم یہ کہ وہ

اعمال کی اصلاح اور اس کا نتیجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح
الثانی علیہ السلام نے بصرہ العزیز میں
اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ احمدیہ عقائد
جہاں عقائد کے لحاظ سے بہت مفید و طبع
دہاں اعمال کے لحاظ سے اچھی اتنی کمزور
کہ اس کے بارے میں میں کوئی عمدہ رائے قائم
نہیں کر سکتا۔

اسی سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے
اعمال کی اصلاح کا طریق بتاتے ہوئے
فرمایا: ”پہلی چیز جس پر اچھی سے عمل شروع
کر دینا چاہیے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے نشانات آپ کی وحی آپ
کے الہامات اور آپ کے تعلق باللہ کا
متوازن لوگوں کے سامنے ذکر کیا جائے۔
اور ہر شخص کو بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ
کے قرب کے کیا فوائد ہیں۔ اور اس کی
محبت کس طرح انسان کو حاصل ہو سکتی ہے۔
اور اس کا پورا جب کسی انسان کے مشاغل
حال ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے
کس طرح امتیازی سلوک کرتا ہے۔“
(خطبہ جمعہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء)

اعمال کی اصلاح کا یہ نہایت ہی کامیاب
علاج ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے نشانات و وحی آپ کے الہامات اور
آپ کے تعلق باللہ کا ذکر متوازن احباب
جماعت میں کیا جائے۔ اور ان کے ذریعہ
سے اللہ تعالیٰ کے قرب کے فوائد بتائے
جائیں۔ اور اعمال کی اصلاح کر کے خدا
تعالیٰ کی محبت حاصل کرنی جائے۔ تو
خدا تعالیٰ کا امتیازی سلوک ہمارے
لئے عام ہو جائے۔

اسی سلسلہ میں اس وقت میں خدا تعالیٰ
کے امتیازی سلوک کی ایک مثال پیش کرنا
چاہتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل خدا
تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ اور اس کے
امتیازی سلوک کے مستحق بنیں۔ وہ بھی
حضور کی ثروت فزاسب اور صداقت کا
ثبوت ہیں۔

۲۳۷ کے زردی کا مہینہ تھا۔ ۸ زردی

کے ہم کو لاری مل گئی۔ جس میں پہلے ہی
سے پچاس ساٹھ آدمی بڑی شکل سے
بیٹھے تھے۔ اس پر سواری ہو کر عین سمندر
کے کنارے آ پہنچے۔ جہاں سے آئے
اور کوئی جگہ بچاؤ کی نہ تھی۔ جنرل پوسٹ
آفس کی عمارت میں اور ساتھ کی دوسری
عمارتوں میں ہم لوگ اندھیرے میں ہی
گھس گئے۔ وہ رات بھی بڑی خوفناک
رات تھی۔ اس کا قصہ جسم میں بکلی پیدا
کو دیتا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ ابھی جاپانی یہاں پہنچیں گے۔
اور ہم کو پکڑ لیں گے۔ خیر جو دن وہ
رات بھی گذری۔ صبح ہوئی تو قریباً دس
کیا رہ بچے تک تو کسی قسم کی کوئی نوازش
معلوم نہ ہوئی۔ مگر کیا رہ بچے کے قریب
ایک جاپانی سوائی جہاز آیا۔ اور اس نے
عین ان عمارتوں پر ایک بم پھینکا۔ پھر
قریباً آدھ گھنٹہ کے بعد دوسرا بم مارا
جس کے نتیجہ میں سینکڑوں جاں ناپاک
موت گئیں۔ کشتوں کے پتے لگ گئے۔

خون کی نہریں بہ رہی تھیں۔ ایک کھرام
مچا ہوا تھا۔ اور مختصر بیابلاشوں کی
بے بسی اور بے کسی کا اس سے زیادہ اور
کیا عالم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو اٹھا کر پاس
ہی سمندر میں پھینکنے کی بھی کسی کو جرأت
نہ تھی۔ ان دونوں کے بعد کچھ کون سا
چوکیا۔ اور شام تک پھر کوئی ہم نہ گرا
سکی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دشمن اپنے
ارادہ میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور ہماری
خوجوں کے بھی جوصلے ٹوٹ چکے تھے۔ رات
کے نو بجے جب خبر ملی کہ ہماری ٹورنٹ
نے جاپانیوں کے سامنے منھیار ڈال دیے
ہیں۔ تب جان میں جان آئی۔

یہ سنگا پور کے آخری چار دنوں
کی موتوں کی کے حالات ہیں۔ اس کے بعد
ساٹھ تین سال کا عرصہ بھی سخت قید
میں گزرا۔ خدا کے بندوں کا ایسے
وقت میں اس کے سوا کون سہارا
ہو سکتا ہے۔ قید کے حالات تو جب تک
ہم رہا نہ ہوئے۔ کوئی نہیں جانتا تھا۔
مگر لڑائی کے حالات ٹورنٹ منٹ اب
دنیا میں نشر ہوتے تھے۔ اور ہندوستان
کے گھر گھر میں یہ فکر محسوس کی جا رہی تھی۔

کو جاپانی سنگا پور میں وارد ہو چکے تھے۔ اور
ان کی پیش قدمی سرگرمی چھٹی جاری تھی۔
آخر بارہ تاریخ کی صبح کو وہ ہمارے کیمپ میں
پہنچ گئے۔ ہم کو وہاں سے پیچھے ہٹنے کا
حکم ملا۔ ہم لوگ نہایت بے سروسامانی کی
حالت میں وہاں سے ہجرت کیے۔ تمام سامان
ہمارا اسی کیمپ میں رہ گیا۔ اور عالی ہاشم
پیچھے دوسرے کیمپ سے آئے۔ دویم چار
احمدی خدا کے فضل سے آگئے تھے۔ چوہدری
عبدالرحمن صاحب وارنٹ آفیسر۔ چوہدری
عبدالغنی صاحب جی۔ اے۔ حبیب احمد
خان صاحب اور یہ صاحب۔ دن تو جو دنوں
گزر گیا۔ رات بھی بے سروسامانی کی حالت میں
گذری۔ ۳۰ تاریخ کو اس کیمپ سے بھی
کوچ کا حکم مل گیا۔ تین بجے کا وقت تھا۔
پایا وہ چل پڑے۔ راستہ میں گولہ باری
سے دوچار ہونا پڑا۔ جان بچانے اور
چھپتے چھپتا تے چلے جا رہے تھے۔ شام
کو ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچے۔
رات کو کھانے کے لئے کچھ نہ مل سکا۔
یہ رات بھی پہلی رات کی سی گزری۔ بلکہ
یہ رات نہایت تمام رات ہماری جگہ کے
نزدیک خانہ کی آوازیں آتی رہیں۔ ۱۴
تاریخ کی صبح ابھی اٹھ کر ناشتہ وغیرہ
سے سنبھلنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ گولہ باری
سز و سز ہوئی۔ تمام دن وہیں درختوں
کی آڑ میں اور زمین کے مورچوں میں
پناہ لینے رہے۔ شام کو گولہ باری نے
سخت نازک صورت اختیار کر لی۔ اور
قریب صبح کو گولہ باری کا رخ ہمارے
کیمپ کی طرف ہو۔ لوگ سخت بے چارگی
کے عالم میں کھلے میدان میں نکل کر بیٹھے تھے
اور زبان حال سے کہہ رہے تھے جو کچھ
ہونا ہے ہو جائے کہ ایک بارگی خانہ تعمیر
کیا۔ لیکن یہ سکوت ایک ہی مصیبت کا پیش قیامہ
تھا۔ دشمن نہایت ہی قریب پہنچ
چکا تھا۔ ہم کو وہاں سے بھی کوچ کا حکم ملا
وہ ایک سخت افراتفری کا وقت تھا۔ اپنے
اور پر اسے کا پوشش نہ تھا۔ جس طرف نہ
اٹھنا لوگ بھاگ رہے تھے۔ خوش قسمتی

کہ لڑائی خوب آخری لمحوں پر ہے۔
ہمارے عزیزوں کا کیا حال ہو گا۔ لڑائی
کے ٹھیک سو سال بعد قید میں ہی
ہمارے احمدی دوست۔ مگر می عبدالحی
صاحب کو اپنے والد صاحب میز کو اور
چوہدری عبدالعزیز صاحب پورٹ ماہٹر
گجرات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے صحابی اور صاحب کلموں و روایا میں خط ملا۔
جس میں انہوں نے لکھا تھا۔ بارہ زردی ملکہ کا مجھے
آپ کی طرف سے لکھی تھی۔ مگر آخری چار روز مجھے
سخت ڈراؤنے اور بھیانک خواب دکھانے لگے جن سے
مجھے کسی قدر تشویش ہوئی۔ مگر ساتھ ہی
خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی خوشخبری
دی۔ اللہ اللہ! کتنا حیرت انگیز امر ہے
اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف
سے اپنے بندے کے لئے اور کیا
امتیازی سلوک ہو سکتا ہے۔ کتنا امتیازی
سلوک ہے اس بندے کے لئے جس نے
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
قبول کر کے اپنے اعمال کو خدا تعالیٰ کی
مرضی کے مطابق بنایا۔

یہ اور ایسے ہی ہزاروں واقعات
ہوتے رہتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو حضرت
امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام
کے ارشادات کی روشنی میں اپنے اعمال
کی اصلاح کر کے ابدی فلاح حاصل کریں۔
اور خدا تعالیٰ کے امتیازی سلوک کے
مستحق بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
صداقت کا ثبوت پیش کریں۔ تاکہ دوسرے
بھی ہدایت پائیں۔

داعیہ محمد نصیب عارف ازبیل پور

ایک واقف زندگی کے متعلق اعلان

ناہرا احمد صاحب ابن مولوی غلام رسول صاحب سکند
چانگیاں مانگا ڈاکٹری ہسپتالہ پورہ منٹ صاحب کورٹ
نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ ان کا وقت
منظور ہو چکے۔ ان کو انکے بتائے ہوئے ہنر
رہسٹری چھٹی سیموائی گئی تھی جو وہاں
آگئی ہے۔ ناہرا احمد صاحب اگر خود اس اعلان
کو پڑھیں تو وہ بہت جلد یہاں پہنچ جائیں۔
اور اگر کوئی اور دوست ان سے میں۔ تو وہ یہ
اعلان ان تک پہنچا دیں۔
انچا راج مخربک عبید

مقامی تبلیغ کے معاونین کی خدمت میں ایک ضروری اہتمام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کیلئے کلرکوں کی ضرورت

صیغہ ہے اس کی مالی امداد میں کوشش فرمائیں۔ اور سیکرٹریاں مال سرفرد جماعت سے کچھ نہ کچھ لے کر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بعد مقامی تبلیغ ارسال فرمائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس موقع کو ہاتھ سے جانے دیا سکیں۔ تو پھر ایسا موقعہ میسر ہونا بہت مشکل ہوگا۔

قادیان کے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست

قادیان کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان میں سے بہت علائقہ بذا سلسلہ ایکشن خود ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں سے ان کے تعلقات بھی قائم ہو چکے ہیں وہ اپنے ان تعلقات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور تبلیغ کے لئے اپنے اوقات وقف فرمائیں۔ اور صیغہ مقامی تبلیغ کو مطلع فرمائیں۔ صیغہ بذا ان کے لئے ممکن سہولت بھی پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اگر اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور دیوانہ وار تبلیغ کے میدان میں احباب جماعت آئیں۔ اور اپنے اوقات اور مال کی قربانی سے دریغ نہ فرمائیں۔ تو پھر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم اپنے مرکز کو مضبوط کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر بروقت اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو پھر آئندہ ہماری پوزیشن بہت کمزور ہو جانے کا امکان ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ ہم کو محفوظ رکھے۔ اور ہمارے کاموں اور ارادوں میں برکت دے۔ آمین ثم آمین۔

اس کے علاوہ میں احباب جماعت کی خدمت میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ چونکہ ایکشن کے سلسلہ میں علائقہ بذا دیکھ چکے ہیں۔ اگر ان کے ذہن میں تبلیغ کے لئے کوئی مفید تجویز ہو۔ تو صیغہ مقامی تبلیغ کو ان سے بھی آگاہ فرمائیں۔ اس وقت احباب جماعت کا تعاون بہت بڑی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

گذشتہ چھ ماہ سے مقامی تبلیغ کا تمام عمل ایکشن کے کام میں صرف ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے اس حقہ تبلیغ کی طرف توجہ نہیں دی جاسکتی تھی۔ مگر پھر ایکشن کے کام کے ساتھ ساتھ تبلیغی جدوجہد بھی جاری رکھنے کی کوشش کی جانی رہی ہے۔ احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ جناب چوہدری سلطان احمد صاحب رئیس بارودال اور ان کے چھوٹے بھائی جو اس تحصیل کے جاٹ برادری میں ممتاز ترین خاندان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اللهم رذرفرد۔

ان کے علاوہ اور بہت سے معزز خاندانوں کے افراد جن کو ایکشن کے کام میں ہمارے قریب رہنے کا موقع ملا ہے۔ وہ ہماری جماعت کے نظام اور لہجہ سے کام لے کرنا اور حق و صداقت کو کسی صورت سے بھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ اور مشکل سے مشکل وقت میں خدا تعالیٰ کے در سے مانگیں نہ ہونے کو دیکھ کر بہت متاثر نہ ہوئے ہیں ان میں سے بعض معزز دوست تحقیق حق میں کوشش فرما رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ بہت سے دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ ایک ایسا موقع خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ اس موقع سے ہم کو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لوگوں کی طبیعت میں چونکہ ایک ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ اور بہت سے لوگ تحقیق کی طرف راغب معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس وقت زور سے تبلیغ کرنا۔ اور محقق حضرات کو تحقیق کے لئے سہولتیں پہنچانا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ جہاں میں احباب جماعت سے پر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے میدان عمل میں آئیں۔ دہال میں اپنے معاونین حضرات کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ صیغہ مقامی تبلیغ کو جو کہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروطیہ آد

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں ڈو درجن کے قریب مستقل ہمسایاں خالی ہیں جن کے لئے گریجویٹ اور میٹرک پاس احمدی کلرکوں کی ضرورت ہے۔ مستحبہ انتظامیہ میں گریجویٹوں کی تفصیل صدر انجمن احمدیہ کے ریویویشن ۱۸۵ مؤرخہ یکم اگست ۱۹۵۷ میں درج ہے جس کو امیدوار دفتر نظارت علیا میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) گریجویٹ کو گریڈ دوم ۶۵-۶۴-۵۰ براہ راست دیا جائے گا۔ اور گریڈ دوم ختم کرنے کے دو سال بعد گریڈ اول ۸۰-۷۹-۷۵ میں ترقی پانے کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد حسب قواعد پوزیشن معاون ناظر و نائب ناظر کے گریڈ حاصل کر سکیں گے۔ بشرطیکہ وہ اس کے لائق سمجھے جائیں جنگ الاؤنس مبلغ ۱۲/ ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۲) میٹرک پاس امیدوار کو گریڈ سوم ۵۰-۴۹-۴۵ دیا جائے گا۔ گریڈ سوم ختم کرنے کے بعد حسب قواعد گریڈ دوم ۶۵-۶۴-۶۰ اور گریڈ اول ۸۰-۷۹-۷۵ میں ترقی پانے کے مستحق ہوں گے۔ جنگ الاؤنس مبلغ ۹/ ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۳) تمام امیدواروں کا ایک امتحان تحقیقاتی کمیشن لے گا۔ جس کی تاریخ کا اعلان بذریعہ الفضل بعد میں کیا جائے گا۔ صرف پاس شدہ امیدواران کو کارکن رکھی جائے گا۔ جن کے نام الفضل میں شائع کر دیے جائیں گے۔

(۴) منظور شدہ امیدوار کے لئے پروفیشن کا زمانہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد اگر قابل ثابت ہو۔ تو مستقل کیا جائے گا۔ (۵) قاعدہ ۳۳۹ کے مطابق صدر انجمن کے جملہ مستقل کارکنان کو ریٹائر ہونے پر پنشن یا پیوڈینٹ فنڈ کا حق ہوگا۔ امیدوار اپنی درخواستیں سو ضروری کو الٹ مندرجہ ذیل ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ تک ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو بھیج دیں۔

- (۱) نام و پتہ و رہائش اور درخواست کنندہ۔
- (۲) امتحان جو پاس کئے ہوئے نقل اسناد۔
- (۳) تاریخ پیدائش۔
- (۴) تاریخ بیعت۔
- (۵) خاندانی حالات۔

نشریہ (۱) احمدی ہونالازمی ہے۔ (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال (۳) مقامی امیر یا پبلیٹا کو تصدیق چاہیں خدمات سلسلہ کے تعلق۔ تمام وہ احمدی کلرک جو زوج سے فارغ ہو چکے یا ہونے والے ہیں۔ ان کے لئے خدمت دین کا یہ نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جن لوگوں کو قادیان میں رہ کر خدمت دین کا شوق ہو۔ اور خاص کر وہ احمدی کلرک جو فوجی ملازمت سے فارغ ہو چکے ہوں۔ یا فارغ ہونے والے ہوں۔ یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلد از جلد اپنی درخواستیں ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھیج دیں۔

خاکسار عبد الحمید
سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ

ایک نہایت ضروری اعلان

جیسا کہ تمام مہمات نجد انار اللہ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ اس سال کے امتحان اول کے لئے کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے تمام بیرون اور مرکز کے سیکرٹریاں تعلیم سے گزارش ہے۔ کہ براہ کرم جلد سے جلد اپنے اپنے حلقہ کی مہمات کے نام ارسال فرمائیں۔ اور امتحان کی تیاری بھی پوری کوشش اور مہمت سے ابھی سے شروع کر دیں۔

دیسکرٹری تعلیم امتہ اللہ نور شہید

وصیتیں

ذوق در وصیایا منظور سے قبل اس لئے اتفاق کی حاجت میں تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر پیشی مقبرہ میں اطلاع کر دے
(بیکر وی شیخ مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۹۲۶۔ منگہ احمد بیگم زوجہ جوجہ بی بی صاحبہ صاحبہ قوم صاحبہ عمر ۶۰ سال پیدا نشی احمدی ساکن کلاں سول ڈاک خانہ ڈاکو سیری والہ ضلع گورداسپور بنگالی قوم پیش و جو اس بلاجیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صاحبہ ذیل ہے۔ جن میں ۱۰۰ روپے بزر خزانہ لائے ہوئے ایک تھکڑا ایک ٹولہ ریلوں میں ۲ ٹولہ جوٹیاں ۱/۲ ٹولہ ۱/۲ ٹولہ ۱/۲ ٹولہ تقریبی ۸۰ ٹولے میں اس کے لئے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ احمد بیگم صاحبہ قلم خود۔ گواہ خد عبدالغنی شیخ باگڑی۔ گواہ شہ۔ علی محمد شیخ و موسیٰ انیسکرہ بنایا۔

نمبر ۹۲۷۔ منگہ عبدالحمید الجید ولد حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم قوم ناکی پیشہ نوہ و عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لاہور یہ گنبد لاہور بنگالی قوم پیش و جو اس بلا جیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔

گنبد انارکلی لاہور۔ گواہ شہ۔ صلاح الدین ملک المرامے۔ دارالفضل قادیان
نمبر ۹۲۸۔ منگہ عبدالغنی صاحبہ قوم قریشی پیشہ رسی عمر ۵۰ سال ۱۹۱۵ء ساکن تھوڑی چھنگان حال قادیان بنگالی قوم پیش و جو اس بلا جیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد

حادی ہوگی۔ اس کے علاوہ اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ الامتہ امیر بی بی وصیہ گواہ شہ۔ غلام رسول افغان۔ گواہ شہ عبداللہ افغان

نمبر ۹۲۹۔ منگہ خورشید راحت بیگم زوجہ صاحبہ بی بی عبد الرحیم صاحبہ قوم بنگالی عمر ۶۰ سال پیدا نشی احمدی ساکن محلہ صوفیان لدھیانہ بنگالی قوم پیش و جو اس بلاجیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک ہزار روپے حق ماہو اور مذمہ خاندانہ ہے۔ اور نرہ رات طلانی ۱۲ ٹولے اس کے لئے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔ الامتہ خورشید راحت بیگم قلم خود۔ گواہ شہ۔ رحمت اللہ شاہ و دھرم احمدی محلہ قاضیان۔ گواہ شہ۔ نورب خان ملک ریلوے ہسپتال لدھیانہ

نمبر ۹۳۱۔ منگہ محمد حسین ولد جوجہ دھری رحیم بخش صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع مالک مرتضیٰ ڈاک خانہ کپڑی ضلع لدھیانہ بنگالی قوم پیش و جو اس بلاجیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدن نہیں ہے۔ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ عطر بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شہ عبداللہ مومن خان۔ گواہ شہ۔ امتہ القیوم دختر وصیہ۔
نمبر ۹۳۲۔ منگہ امیر بی بی بیوہ صاحبہ قوم افغان عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان بنگالی قوم پیش و جو اس بلاجیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس حصہ روپیہ بصورت نقد موجود ہے۔ اس کے لئے حصہ کی وصیت ہوجن صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔

خوت محمد سیکر ٹری مال
نمبر ۹۳۱۔ منگہ غلام مولیٰ خادم ولد شعی ارشد مولیٰ خادم صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت و زراعت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن کھر میوڑ ڈاک خانہ کھر

ضلع پٹنہ صاحبہ بنگالی قوم پیش و جو اس بلاجیر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۲۵ صاحبہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یہ ہے۔ چونکہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میری جائیداد اب تک تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ ہاری موروثی جائیداد کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

۱۔ موضع فرمیورہ میں ہمارے ایک بنگالی مکان خاص ہے۔ جو ایک کانی زمین میں ہے۔ قیمت ۱۰۰۰/- (۱۰۰) اسی موضع میں ہمارے ایک تالا بس ہے جو ۳ کانی زمین میں ہے۔ قیمت ۲۰۰۰/- (۲۰۰) اسی موضع میں ہمارے ۳ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۴۰۰/- (۴۰) جیتا جیتا میں ۱/۲ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۱۰۰/- (۱۰) موضع شانی کانی میں ۱/۲ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۵۰/- (۵) موضع آٹھو و آسویں ۴ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۸۰/- (۸) موضع کھلاڑوڑ میں ۳ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۱۵۰/- (۱۵) گاٹھ باڑی میں ۱/۲ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۲۵۰/- (۲۵) باوریان میں ۱/۲ کانی زرعی زمین ہے۔ قیمت ۱۱۰/- (۱۱) کل میزان ۴۰۰۰ روپے ہے۔

۲۔ مذکورہ بالا جائیداد میں سے ۲ ماؤں کے حق ہر ۱۰۰۰ روپے کے لئے حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔ وصی کرنے کے بعد جو جائیداد رہتا ہے اس کے لئے حصہ کی مالک ہوں جس کی قیمت ۲۲۰۰ روپے ہوگی۔ علاوہ اس کے خود پیدا کردہ کوئی اور کوئی اور اس کی اطلاع دیتا ہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حادی ہوگی۔ لیکن میرے گنڈا ماہو اور آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازلیت اپنی ماہو اور اس کے لئے حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی حصہ کی مالک صاحبہ انجن احمدی قادیان ہوگی۔

العبد۔ غلام مولیٰ موضع جروف انگریزا گواہ شہ۔ سعید احمد انیسکرہ بیت المال گواہ شہ۔ عبد الملک خادم موضع کھر میوڑ۔ جروف انگریزی

۹۲۷ **قربان**۔ منگ ریشدہ بی بی زوجہ نذیر صاحب قوم کل عمر ۲۲ سال پیدا نشی اسی ساکن اٹھواں ڈاکخانہ خاص ضلع گودڑا بقاعی ہوش و جو اس بلا جبرہ اکراہ پنج تیار ہج ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی رہی میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ہر ۱۰۰ روپے ساڑھے سات تولد سونا۔ زیورات تقریباً ۲۰ سیروں کے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی حصہ کی مالک صدر انجن احمدی قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ ریشدہ بی بی نشان آگوشا گواہ شہرہ۔ احمد علی برادر حقیقی گواہ شہرہ۔ علی محمد اصحابی موصی نیکر و صایا۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے

شہرہ آفاق نسخہ
زوجہ ام عشق
منگ تیار و درجہ اول۔ ایرانی زعفران درجہ اول۔ گھبھیا کاتیل وغیرہ قیمتی اور خالص اجزا کا مرکب مقوی اور مہذب و لذت دہنے میں پانچ نظر نہیں رکھتیں ایک روپیہ کی پانچ گولیاں۔

منجھرہ طیبہ عجائب گھر قادیان

ضرورت رشتہ
خلع نچو پورہ کے ایک موز زیندار کو بی بی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت سے لڑکی پر عمر کی تک تعلیم یافتہ اور امو خانہ دار کا ہے جو بی بی واقف سے لڑکا تعلیم یافتہ ہر روز درجہ اول قوم سے ہو جو ہر شہرہ احباب مند رجبہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

منجھرہ الفضل قادیان

حبت مر و اریدہ عنبری!
یہ گولیاں اعضائے ریشدہ کو طاقت دیتے اور خاص کمزوریوں کو دور کر دیتا ایک اعلیٰ تجربہ تجربی مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصل سبب ہے ریشدہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کر کے یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکسہ گولیاں دس روپے علاوہ حصول ڈاک

مسئلہ کا قیام
دواخانہ خدمت خلق قادیان

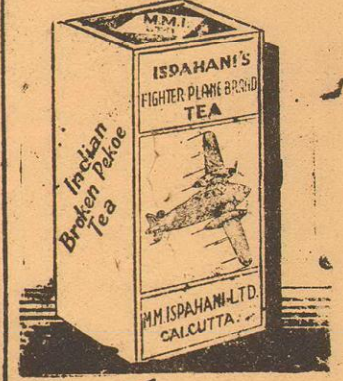
اردو تبلیغی لٹریچر
پیارے رسول کی پیاری باتیں ۱۔۔۔۔۔
پیارے امام کی پیاری باتیں ۱۔۔۔۔۔
اسلامی اصول کی فلاسفی ۸۔۔۔۔۔
گام مہتر خمز بڑی ساگز ۲۔۔۔۔۔
ملفوظات امام زمان ۴۔۔۔۔۔
سیرانسان کو ایک پیغام ۴۔۔۔۔۔
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ۲۔۔۔۔۔
دو دنوں جہان میں علاج پانکی راہ ۳۔۔۔۔۔
تمام جہان کو صلح سے ایک لاکھ روپے کے انعامات ۲۔۔۔۔۔
احمدیہ کے متعلق پانچ سو آٹھ مختلف تبلیغی رسالے ۱۔۔۔۔۔
جملہ یا پھر پے کا سیٹ مع ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

مہجون عنبری
کادیان کی ذری کیلئے اکیر سے اس کے مقابلہ میں یہ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین میر دو دو اور یا بھر گھی منجم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی۔ مارغ ہے۔ کہ چینی کی باتیں خود بخود یاد آئے لگتی ہیں۔ اس کو شل آبجیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کیلئے پیلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی میروں خون کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس سے ۱۰ گھنٹے تک کام کر سکتے ہیں۔ یہ ہوگی یہ کوشل گلاب کے پھول کے شہر اور گندون بنا دیگی نہایت پورہ مقوی باہ سے شیشی چار گولیاں

پتہ۔ ممولوی حکیم ثابت علی (ریخ زبان) محمود ٹکڑے لکھنؤ

عمرہ ترین
اصول مانی
اپنی دلکش رنگت اور دلفریب خوشبو کے لئے مشہور ہے۔ مختلف قسم کے موزوں برانڈوں میں ہر جگہ بکتی رہے اپنے شہر کے دوکانداروں سے طلب کریں! ڈسٹری بیوٹر برائے قادیان۔ محمد نذیر انبند پٹنہ

اصول مانی
اپنی دلکش رنگت اور دلفریب خوشبو کے لئے مشہور ہے۔ مختلف قسم کے موزوں برانڈوں میں ہر جگہ بکتی رہے اپنے شہر کے دوکانداروں سے طلب کریں! ڈسٹری بیوٹر برائے قادیان۔ محمد نذیر انبند پٹنہ



فروقت استاد
ایک لائق تجربہ کار استاد کی جو کم سے کم ایف۔ اے پاس ہو۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے فروغ میں۔ عملی ہونا شرط ہے۔ جو کئی تربیتی عملوں کے طریقے پر کرسکتا ہو۔ صفحہ آئینہ مشیر طاقت پائے۔ ٹیٹھ کی سفارش کے مندرجہ ذیل پتہ پر صلح سے ملنا چاہئیں۔ علاوہ حصول نسخہ کے گھانا اور قیام کیلئے ملکہ دی جائیگی ڈاکٹر محمد سید سمنٹ پٹنہ پٹنہ ڈاکٹر ایڈورڈ مقیم سنی ٹوریم ڈاکٹر گاندھواری سنی پٹنہ (صلح سے ملنے تال)

۹۲۸ **نذیر**۔ منگ میاں علم الدین ولد میاں امیر دتہ صاحب قوم چوکیدار عمر ۳۲ سال سوت ۵۳ سال ساکن ڈاکخانہ نمبر ۱۰ پور ضلع ساکن ڈاکخانہ بقاعی ہوش و جو اس بلا جبرہ اکراہ پنج تیار ہج ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ صرف ششماہی آمدنی ہے۔ جو ۸۰ روپے ہے۔ اس کے حصہ کی وصیت کرتا ہوں میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی حصہ کی مالک صدر انجن احمدی قادیان ہوں۔ سب سے علم دین بیکروٹی مال جاوت۔ روٹ کے ضلع ساکن گواہ شہرہ۔ جو وہری اندرون گواہ شہرہ چوہدری خورشید احمد انبند و صایا۔

راحت رسال
ایک خاندانی طبیب علی انصاری صاحب صدری نسخہ جو ساہا سال سے ہزاروں لوگوں کے زیر استعارہ یہ گولیاں اعضائے ہلکے اور جلاضلے و دیگر عیادت دیتی ہیں۔ خاص خون بکتر پیدا کرتی ہیں جن سے کبھی کبھی آنچ استعمال سے مفید ہو کر ہلکے خوب لگتی ہوں۔ مسئلہ، جس سے زیادہ مفید چیز کو مشکل سے ملنے لگتا اور وہ صحت میں کے حیرت انگیز اور مہذب ہوتی ہیں۔ قیمت چالیس گولیاں صرف دو روپے ملنے کا پتہ۔ سیف برادر قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۴ مارچ۔ ریجنل کونگریس۔ اکانی اور
 فینٹ پائی کی ٹینگ موٹی ٹینگ کے بعد
 کانگریس پائی کے لیڈر لائبریمین سچے تیار
 کو بچ تیسرے پہر ملک حضرت حیات خاں تینوں
 پارٹیوں کی طرف سے گورنر سے ملاقات کو
 سندھ لاہور ۴ مارچ۔ لاپتہ افراد کا کوئٹہ لگانے
 کے لئے جو مجلس قائم ہے۔ آنجناب نہایت
 سرگرمی سے اپنے کام میں مصروف ہے۔ وہ
 لوگ جن کے اعزاز افزا ہونے سے لاپتہ ہیں
 وہ ان کے متعلق اس مجلس سے استفسارات
 کر سکتے ہیں۔

جبل پور ۴ مارچ۔ شہر میں بالکل امن ہے
 لوگ اپنے کام کاج میں مصروف ہو گئے ہیں
 آج ایک سرکار کا اعلان میں بتایا گیا کہ مال گن
 کوڑے جن سبھیوں نے مضامرات لئے تھے
 ان کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا
 جائے گا۔

احمد آباد ۴ مارچ۔ شہر میں کی تازہ اشاعت
 میں گاندھی جی نے لکھا ہے کہ کلکتہ۔ بمبئی
 اور گواچی میں جو شہر نہ سفارشات کیے گئے ہیں
 ان سے حکومت نہیں مل سکتی۔ بلکہ ملک کی فلاح
 کو روکتی ہے۔ اب تفرقہ اور انتشار کا
 موقع نہیں ہے۔ بلکہ اپنی طاقت کو مجتمع کر لینا
 وقت ہے۔

چنگنگ ۴ مارچ۔ کل جنرل چیاٹنگ کانٹھیل
 نے ایک تقریب میں بتایا کہ حکومت کی موجودہ
 منیجری کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

لاہور ۴ مارچ۔ پنجاب میں تشکیل وزارت کے
 بارے میں ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا
 سردار بلہ بٹ کے لئے ایک بیان میں بتایا کہ
 کانگریس اس بات پر رضامند نہیں ہے کہ
 ہماری تعداد کے مطابق جن نشستیں دے۔
 اور مسلم لیگ اس بات پر آمادہ نہیں ہے کہ
 پاکستان کے اصل لوگ کرے۔ اور چونکہ
 پاکستان کا کوئی حل نہ نکلے مسلم لیگ اتحاد
 نہیں ہو سکتا۔

دہلی ۴ مارچ۔ دہلی کے ہندو لارڈ ویل
 نے آج ہندو پارٹی کے آئین کے سامنے بیٹھنے کے
 پیش کے احتجاج کی قسم ادا کی اس موقع پر
 تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا آج ہم نے
 اس عمارت کی بنیادیں رکھ دی ہیں جس پر
 ملک کی شاندار عمارت کھڑی ہوگی۔ آؤ آج
 ہم پر عمل کریں۔ کہ ہمارے جانشین نسیا ہوں

نے بے دریغ قربانیوں سے جس عہدہ ناموں
 کو ہمارے لئے قائم کیا ہے۔ ہم اس کو ضائع
 نہ ہونے دیں گے۔ بلکہ اور چار چاند لگانے
 اور تا وہ ۴ مارچ۔ سندھ میں غذائی منڈ
 کے قائد سردار اسماعیل ہارلار نے ڈسٹنگش
 رومانہ موٹے سے قبل کینیڈا کے سفروں سے
 اپیل کی۔ کہ وہ حکومت کو اپنے ذخائر کو مقدار
 سے مطلع کریں۔ تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے
 کہ کس تو گندم منڈوستان کے لئے سکتا ہے
 ٹرانسپورٹ کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے
 آپ نے کہا۔ کہ مشکل کے قحط کے وقت کینیڈا
 سے ایک لاکھ ٹن گندم کے لئے حکومت کو
 اجازت ملتی۔ لیکن جنگ کی وجہ سے ذرائع
 نقل و حمل کے حاصل نہ ہونے کے سبب صرف
 دس ہزار ٹن گندم حاصلی۔ اب مطلوبہ مقدار
 فراہم ہونے کا انتظام ہو چکا ہے۔ لیکن
 نقل و حمل کی وقتیں ہیں۔ اگر اس وقت
 ایک لاکھ ٹن گندم منڈوستان پہنچائی
 جاسکے۔ تو بیدار لاکھ جا نہیں سکتے ہیں۔
 شاد ۴ مارچ۔ پہلے یہ خبر آئی تھی کہ
 آڈرہ میٹھی راجی ہنگ کے وزیر اعظم سلطان
 شہزادہ نے وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے
 استعفیٰ دیدیا ہے۔ اب خبر موصول ہوئی ہے
 کہ انہوں نے دوبارہ وزارت بنالی ہے۔
 اور سب وزراؤں نے ان پر اجماع کا اظہار
 کیا ہے۔

طهران ۴ مارچ۔ ایران سے عزیز علی
 فوجوں کے نکلنے کی آخری تاریخ ۲ مارچ تھی
 لیکن ابھی تک روس نے صرف ایک علاقہ
 سے اپنی فوجوں کو نکلنے کا حکم دیا ہے۔
 برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں دعوہ کے مطابق
 نکلے۔ حسالی کر چکی ہیں۔ روس کے اس
 رویہ پر برطانیہ اور امریکہ نے نہایت افسوس
 کا اظہار کیا ہے

دہلی ۴ مارچ۔ انڈیا کے جنوری
 ہنگ میں لاکھ سے زیادہ فوجیوں کو ملازمت
 سے لیکھ دیا گیا ہے۔ یہاں تک کل
 ۸ لاکھ افراد کو فارغ کیا گیا۔
 لائسٹیو ۴ مارچ۔ ویسی کیمیاں ۲۰
 امریکن کیمیاں ۲۵

دہلی ۴ مارچ۔ حکومت ہند نے پٹنٹ
 سوسائٹیاں کو ملایا جانے کی اجازت دیدی
 ہے۔ اور سفر کی سہولتیں بھی دیا دی ہیں۔
 چند روز تک آپ بزم سوانی جواز روانہ
 ہو جائیں گے۔
 دہلی ۴ مارچ۔ صدر کانگریس۔ مولانا
 ابوالکلام آزاد نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس
 ۱۶ مارچ کو دہلی بلایا ہے۔
 نئی دہلی ۴ مارچ۔ لارڈ ویل وائسرائے
 ہند نے انگریزوں کو چھٹیاں بھیجی ہیں
 جن میں خرابی ہے کہ وہ خود اور ان کے
 جھگڑے حتی الامکان خرابی کی مقدار کم استعمال
 کر کے دوسروں کے لئے بہتر نمونہ پیش کریں۔
 باغات اور پھولوں میں کھانے پینے
 کی چیزوں کا کاشت کریں۔ داسرائے نے
 اپنے محل کے گھاس کے میدان میں بل جلا کر
 سبزیاں اگانے کا حکم دیدیا ہے۔
 لندن ۴ مارچ۔ نائب وزیر ہند نے آج
 دو گھنٹوں میں ہندوستان کی خرابی کا ذکر کرتے
 ہوئے بتایا۔ برطانیہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے
 کہ ہندوستان کو ضرورت کے مطابق اناج
 مل جائے۔ برطانوی فوڈ منسٹر اسی مقصد کے
 پیش نظر ڈسٹنگش جارہے ہیں۔ تاکہ ہندوستان
 کے لئے اناج کی فراہمی کا انتظام کر سکیں۔ یہی
 ہے کہ اس میں بہت زیادہ کامیابی ہوگی۔
 دہلی ۴ مارچ۔ حکومت ہند کی صحت اور ترقی کی
 کمیٹی نے اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کر
 دی ہے۔ جس میں ذکر کیا ہے۔ کہ سارا ملک
 کڑوں کی مسمی کا احسان منڈ ہے۔ مگر نہایت
 افسوس کی بات ہے۔ کہ ملک کو جب کبھی کسی
 مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو سب سے
 زیادہ کسان ہی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اس
 کا سبب یہ ہے۔ کہ ان کے علاج معالجے کے
 انتظامات درست نہیں ہیں۔ اور پھر غریب
 وہ ادویات خرید نہیں سکتے
 حکومت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔
 اور ان کے مفت علاج کا انتظام کیا جائے۔
 امرتسر ۴ مارچ۔ ویسی کیمیاں ۱۶
 مونگ پھلی ۱۴/۱۳ روپیے۔ توریہ ۱۶/۱۶
 تل سفید ۲۵/۱۵ روپیے ۱۶/۱۱ روپیے تا
 ۱۶/۱۱ روپیے۔

دہلی ۴ مارچ۔ سب فیزوز خاں فون نے
 تفصیل وزارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ
 کانگریس اور اکانی پارٹی میں بھلائی فرق
 ہے۔ ان میں کبھی مستقل اور پائیدار مصالحت
 نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کانگریس اور
 لیگ میں ابتدائی اختلاف ہے جو رخ نہیں
 ہو سکتا۔ اکانی پارٹی کے بعد سے مسلم ہوتا
 ہے کہ وہ اپوزیشن پارٹی بنانا چاہتی ہے۔
 جہاں تک مسلم لیگ کے مخالفت کا تعلق ہے۔
 مجھے امید ہے کہ اکانی اس معاملہ میں کانگریس
 کا ساتھ دہیں گے۔
 لکھنؤ ۴ مارچ۔ لکھنؤ سے ۸ میل دور
 بگاوانی سٹیٹشن پر ڈیڑھ دوں ایکسپرس
 کا مال گاڑی سے تصادم ہو گیا۔ جس سے
 سخت جان و مال کا اتلاف ہوا ہے۔ ۳۳
 آدمی مر گئے۔ اور ایک سو کے قریب زخمی ہوئے
 رعیت گاڑی حادثہ کے شہید بھی کئی
 زخمیوں کو طبی امداد پہنچائی گئی۔ زخمی ہونے
 والوں میں سے ڈیڑھ سو زخمیوں کے دوا
 چاند بھی ہیں۔

اسکندریہ ۴ مارچ۔ عوام کے ایک گروہ
 نے کچھ برطانوی لوگوں پر حملہ کر دیا۔ پولیس
 نے ان کی مزاحمت کی۔ اور گولی چلائی۔
 جس سے متعدد ہلاک اور ایک سو کے قریب
 زخمی ہو گئے۔
 سلطنت ۴ مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح نے
 ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان
 سے مسلمانوں اور ہندوؤں کو آزادی ملے گی
 اور یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ملک
 کو تقسیم کیا جائے۔

دہلی ۴ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں آج بیٹھ
 پر عوام بخت شروع ہوئی اور سرکار کا ٹانڈوں
 کی تجاویز بھیجی ہوئی تھیں۔ جو تل مسل
 کر دی گئی۔ غیر سرکاری ممبروں میں سے
 متعدد نے بخت میں حصہ لیا۔ بخت سے قبل
 مسٹر آسنگر نے تحریک التوا پیش کرنی چاہی۔
 تاکہ کپڑے پر راشن کرنے اور ہندوستان
 سے کپڑا باہر بھیجے پر بخت کی جاسکے۔ مگر صدر
 نے اس کی اجازت نہ دی۔ سر محمد امین نے
 بخت کے دوران میں حکم ڈاک اور تار کے مظاہر
 کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اب جیکو حکم کو کافی
 آمدن ہو رہی ہے۔ مگر کچھ ملازمین کی شکایات
 رفع ہوتی کی جائیں۔

لاہور ۴ مارچ۔ سب فیزوز خاں فون نے
 تفصیل وزارت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ
 کانگریس اور اکانی پارٹی میں بھلائی فرق
 ہے۔ ان میں کبھی مستقل اور پائیدار مصالحت
 نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کانگریس اور
 لیگ میں ابتدائی اختلاف ہے جو رخ نہیں
 ہو سکتا۔ اکانی پارٹی کے بعد سے مسلم ہوتا
 ہے کہ وہ اپوزیشن پارٹی بنانا چاہتی ہے۔
 جہاں تک مسلم لیگ کے مخالفت کا تعلق ہے۔
 مجھے امید ہے کہ اکانی اس معاملہ میں کانگریس
 کا ساتھ دہیں گے۔
 لکھنؤ ۴ مارچ۔ لکھنؤ سے ۸ میل دور
 بگاوانی سٹیٹشن پر ڈیڑھ دوں ایکسپرس
 کا مال گاڑی سے تصادم ہو گیا۔ جس سے
 سخت جان و مال کا اتلاف ہوا ہے۔ ۳۳
 آدمی مر گئے۔ اور ایک سو کے قریب زخمی ہوئے
 رعیت گاڑی حادثہ کے شہید بھی کئی
 زخمیوں کو طبی امداد پہنچائی گئی۔ زخمی ہونے
 والوں میں سے ڈیڑھ سو زخمیوں کے دوا
 چاند بھی ہیں۔
 اسکندریہ ۴ مارچ۔ عوام کے ایک گروہ
 نے کچھ برطانوی لوگوں پر حملہ کر دیا۔ پولیس
 نے ان کی مزاحمت کی۔ اور گولی چلائی۔
 جس سے متعدد ہلاک اور ایک سو کے قریب
 زخمی ہو گئے۔
 سلطنت ۴ مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح نے
 ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان
 سے مسلمانوں اور ہندوؤں کو آزادی ملے گی
 اور یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ملک
 کو تقسیم کیا جائے۔
 دہلی ۴ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں آج بیٹھ
 پر عوام بخت شروع ہوئی اور سرکار کا ٹانڈوں
 کی تجاویز بھیجی ہوئی تھیں۔ جو تل مسل
 کر دی گئی۔ غیر سرکاری ممبروں میں سے
 متعدد نے بخت میں حصہ لیا۔ بخت سے قبل
 مسٹر آسنگر نے تحریک التوا پیش کرنی چاہی۔
 تاکہ کپڑے پر راشن کرنے اور ہندوستان
 سے کپڑا باہر بھیجے پر بخت کی جاسکے۔ مگر صدر
 نے اس کی اجازت نہ دی۔ سر محمد امین نے
 بخت کے دوران میں حکم ڈاک اور تار کے مظاہر
 کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اب جیکو حکم کو کافی
 آمدن ہو رہی ہے۔ مگر کچھ ملازمین کی شکایات
 رفع ہوتی کی جائیں۔